السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقتیان شرع متین کہ ایک لڑکی عاقلہ بالغہ کا نکاح اس کے باپ کی اجازت کے بغیر چوری پڑھا گیا، لڑکی کا بھائی اور لڑکی کی والدہ موجود تھے کیا یہ نکاح صحیح ہے یا غلط؟

(سائل محمد جاوید ولد محبوب علی قوم گل منڈی ڈھاباں سنگھ رہائش کیراں منڈی متصل مسجد اہل حدیث مکان محمد اکرم صاحب)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرطیکہ صحت سوال مواقفة السوال بالواقعة واضح ہو صحت نکاح کے لئے ولی اقرب کی اجازت شرط ہے بغیر ولی اقرب پڑھا گیا نکاح قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ کے مطابق منعقد ہی نہیں ہوتا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ... ٣٢ ...النور

"بیوہ عورتوں کا نکاح کردیا کرو۔۔۔۔الخ"

وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا...٢٢١ ...البقرة

"نہ نکاح کرو تم مشرک لوگوں کے ساتھ جب تک ایمان نہ لے آئیں۔"

فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ ... ٢٣٢ ...البقرة

"نہ روکو تم بیوہ عورتوں کو اپنے سابقہ شوہروں کے ساتھ نکاح کرنے سے"

ان تینوں آیات سے معلوم ہوا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ اگر ولیوں کے پاس کوئی اختیار نہ ہو تو پھر ان آیات میں ان کو خطاب کرنا ہی بے معنی ہے کہ عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی۔ حدیث میں ہے۔

(عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ» (رواه احمد والترمذي وابن حبان والحاكم وصحاه, فقہ السنة: ج2ص 112

"حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ» (رواه احمد, وابوداود وابن ماجه والترمذي وقال حديث حسن صحيح كذا في فقہ السنة ج2ص 112

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا یہ نکاح باطل ہے، باطل ہے"

ان آیات واحادیث سے معلوم ہوا کہ ولی اقرب کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اور حق ولایت والد کے لئے ہے لہٰذا والد کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا آدمی ولی نہیں بن سکتا۔ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ علماء کا یہی فتویٰ ہے اور یہی صحیح ہے۔ امام شافعی کے نزدیک عورت کے ولیوں کی ترتیب یہ ہے:

(الاب، ثم الجد أبو الاب، ثم الاخ للاب والام، ثم الاخ للاب، ثم ابن الاخ للاب والام ثم ابن الاخ، ثم العم، ثم ابنہ على هذا الترتيب، ثم الحاكم (فقہ السنة ج2ص 117

فتاویٰ روپڑیہ (فتویٰ اہل حدیث) میں ہے:

بہر صورت عورت کے لئے ولی کا ہونا ضروری ہے اول نمبر والد ہے بعض اول نمبر بیٹے کو کہتے ہیں (ج ٣ ص ٤١٧) اس تصریح سے ثابت ہوا کہ والد کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص ولی نہیں بن سکتا۔ لہٰذا صورت مسئولہ کے مطابق نکاح والد کی اجازت کے بغیر پڑھا گیا ہے اور چوری پڑھا گیا ہے۔ لہٰذا شرعاً یہ نکاح باطل ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ماں تو سرے سے ولی بن ہی نہیں سکتی اور والد کی موجودگی میں بیٹے کو حق ولایت اپنی ہمشیرہ پر حاصل نہیں۔ لہٰذا یہ نکاح شریعت کی رو سے باطل اور کالعدم ہے بشرطیکہ والد دانا اور خیر اندیش ہو۔ یہ جواب بشرط صحت سوال تحریر کیا گیا ہے۔ مفتی کسی بھی قانونی سقم یا عدالتی کاروائی کا ذمہ دار نہ ہوگا

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص673

محدث فتویٰ